خاتم النبیین لا نبی بعدی

منکوحہ آسمانی

مبلغ اسلام ابوعبیدہ نظام الدینؒ .. بی .. اے

تعارف وتمہید

ناظرین! اس سے پہلے بندہ نے تردید مرزائیت میں علاوہ اشتہارات کے دو کتابیں تالیف کی ہیں۔

۱..... ایک کا نام ’’برق آسمانی برفرق قادیانی‘‘ ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی چھ صد کذب بیانیوں میں سے ۲۰۰ کی پہلی قسط شائع کی گئی ہے۔ فی جھوٹ سچا ثابت کرنے پر پانچ روپے نقد انعام کا اعلان بھی کیا گیا تھا۔

۲..... دوسری کتاب کا نام ’’توضیح الکلام فی اثبات حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام‘‘ ہے۔ اس کتاب میں عجیب طرز سے حیاتِ مسیح علیہ السلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کتاب کا حجم ۳۵۸ صفحات کا ہے۔ اس کے جواب پر بھی ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ مگر قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کی طرف سے صدائے برنخاست کا سا معاملہ ہے، اب احباب کے اصرار پر مرزا قادیانی کے اپنے مقرر کردہ معیار یعنی ’’پیشگوئی محمدی بیگم‘‘ پر مکالمہ کی صورت میں یہ رسالہ تالیف کیا ہے۔ امید ہے کہ آپ نے اس سے پہلے اس طرز سے قادیانی پیشگوئی کا تجزیہ ہوتے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ ماشاء اللہ اس پیش گوئی کا کوئی پہلو بھی بحث کے بغیر نہیں چھوڑا گیا۔

ابوعبیدہ۔ بی۔ اے

نوٹ..... اس کتاب کو آسمانی دلہا کے نام سے دوبارہ کراچی سے فرزند توحید نے شائع کیا تھا۔ دراصل آسمانی منکوحہ اور آسمانی دلہا ایک ہی کتاب ہے۔ جو یہی ہے۔ (مرتب)

قادیانی پیشگوئی متعلقہ منکوحہ آسمانی

بصورتِ مکالمہ

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی میں نے سنا ہے کہ آپ نے مجدد مسیح موعود اور نبی وغیرہ ہونے کے دعوےٰ کیے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی: ہاں صاحب! میں چند ایک دعاوی مشتے نمونہ از خروارے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ ان پر غور فرمایئے!

قول مرزا......۱ ''ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''

(اخبار بدر قادیان بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

قول مرزا......۲ ''میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

قول مرزا......۳ ''یہ کلام جو میں سنتا ہوں۔ یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔'' (تحفۃ الندوہ ص ۳ خزائن ج ۱۹ ص ۹۵)

قول مرزا......۴ ''منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا۔ منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد۔''

(تریاق القلوب ص ۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۴)

ابوعبیدہ: جناب کیا آپ اپنے دعوےٰ کے ثبوت میں کچھ دلائل بھی پیش کر سکتے ہیں؟

قول مرزا......۵ ''خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۷ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

ابوعبیدہ: جناب عالی۔ خدا اپنے مامور من اللہ کی صداقت ثابت کرنے کے لیے کس قسم کی دلیل دیا کرتا ہے؟ قرآن اور توریت سے دلیل بیان فرمایئے۔

قول مرزا......۶ ''قرآن کریم اور توریت نے سچے نبی کی شناخت کے لیے یہ......

علامت قرار دی ہے کہ اس کی پیشگوئیاں وقوع میں آ جائیں یا اس کی تصدیق کے لیے پیشگوئی ہو۔" (نشان آسمانی ص ۳۴ خزائن ج ۴ ص ۳۹۴)

دلیل قرآنی: فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ (سورہ ابراہیم ۴۷) یعنی ایسا ہرگز گمان نہ کر کہ اللہ تعالٰی اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے۔

دلیل توریت: دیکھو کتاب استثناء باب ۱۸۔

ابوعبیدہ: جناب کی سچائی ہم کس طریق سے معلوم کریں؟ ممکن ہے کہ ایک مدعی اپنے دعاوی میں جھوٹا اور شیطانی ملہم ہو۔

قول مرزا......۷ "بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی) امتحان نہیں ہو سکتا۔"

(تبلیغ رسالت ص ۱۱۸ ج اوّل مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۹)

ابوعبیدہ: اگر جناب کی پیشگوئیاں پوری نہ ہوئی ہوں تو پھر جناب کے متعلق ہم کیا رائے قائم کریں؟

قول مرزا......۸ "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔" (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۵ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۷۳)

ابوعبیدہ: جناب کی کون سی پیشگوئی ایسی ہے۔ جس پر جناب کو بہت فخر ہے اور جس کو جناب نے ڈنکے کی چوٹ اپنی صداقت ثابت کرنے کا معیار قرار دیا ہو۔

قول مرزا......۹ "میں اس خبر (محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح والی پیشگوئی۔ ناقل) کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے۔ یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔"

(انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

قول مرزا......۱۰ "میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم! اگر...... احمد بیگ کی دخترِ کلاں (محمدی بیگم۔ ناقل) کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں۔ جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۱۸۶، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۱۶-۱۱۵)

ابوعبیدہ: جناب عالیٰ! کیا میں آپ سے دریافت کرسکتا ہوں کہ محمدی بیگم کون تھی؟

مرزا قادیانی! تمام دنیا جانتی ہے کہ محمدی بیگم میرے ماموں گاماں بیگ ہوشیار پوری کی پوتی یعنی مرزا احمد بیگ میرے ماموں زاد بھائی کی بیٹی تھی۔ میں اس کا غیر حقیقی ماموں اور چچا لگتا ہوں۔ (دیکھو قول نمبر ۳۵)

ابوعبیدہ: محمدی بیگم کے متعلق جناب نے کیا پیشگوئی کی تھی۔ ذرا الہامی زبان میں مفصل جواب سے سرفراز فرمایئے۔

قول مرزا......۱۱ ''خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل) پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے (مرزا قادیانی کے) نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے۔ اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ (کنواری) ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

ابوعبیدہ: جناب کیا یہ بالکل صحیح ہے کہ محمدی بیگم کا آپ کے نکاح میں آنا ضروری تھا۔

قول مرزا......۱۲ ماسٹر صاحب! ''ان دنوں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز (غلام احمد) کے نکاح میں لائے گا۔''

(تبلیغ رسالت قادیانی ج اوّل ص ۱۱۵۔۱۱۱ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! اگر کسی اور شخص نے محمدی بیگم سے نکاح کر لیا تو پھر آپ کی پیشگوئی کا حشر کیا ہوگا؟

قول مرزا......۱۳ ''اگر (احمد بیگ نے) نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔''

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! میں نے جناب سے یہ دریافت کیا ہے کہ اگر محمدی بیگم

کا نکاح احمد بیگ کسی اور جگہ کر دے تو آپ کے حق میں اس کا کیا اثر پڑے گا۔ کسی ذلت یا خواری کا ڈر تو نہیں؟

قول مرزا......۱۴ ملخصاً۔ محمدی بیگم کا بغیر میرے کسی دوسرے کے نکاح میں آنا دوسرے الفاظ میں مجھ پر ''عیسائیوں کو ہنسانا ہے۔'' مجھے ذلیل و خوار کرنا ہے۔ ''مجھے روسیاہ'' کرنا ہے۔ ''اپنی طرف سے مجھ پر تلوار چلانا'' ہے۔ محمدی بیگم کا کسی دوسرے کے نکاح میں چلا جانا گویا ''مجھے آگ میں ڈالنا ہے۔ میری ''پیشگوئی کو جھوٹا کرنا'' ہے۔ ''عیسائیوں کا پلہ بھاری کرنا'' ہے۔''

(خط مرزا غلام احمد از لدھیانہ بنام علی شیر بیگ مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵)

نوٹ...... مرزا علی شیر بیگ محمدی بیگم کا پھوپھا تھا۔ اس کی لڑکی عزت بی بی مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد صاحب کے نکاح میں تھی۔ (ابوعبیدہ)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ کی الہامی عمر ثمانین۔

(ازالہ اوہام ص ۶۳۵ خزائن ج ۳ ص ۴۴۳)

حولاً اور قریباً من ذالک یعنی کم وبیش ۸۰۔۸۵ سال ہوگی۔ وفات جناب کی ہوئی تھی ۱۹۰۸ء میں۔ اس لحاظ سے جناب کی عمر اس پیشگوئی کے وقت یعنی قریباً ۱۸۹۰ء میں غالباً ۶۰ یا ۷۰ کے درمیان ہوگی۔ میں جناب سے دریافت کرتا ہوں کہ جب آپ کی عمر ۶۰ سے اوپر تھی تو محمدی بیگم کی عمر اس وقت کتنی تھی؟

قول مرزا......۱۵ ''یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی۔''

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۱۸ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۹۰)

ابوعبیدہ: میرا سوال اب جناب سے یہ ہے کہ کیا واقع میں یہ پیشگوئی پوری ہونے کا آپ کو یقین تھا۔ اب جناب یا آپ کے بعد آپ کے مرید اس میں کوئی تاویل تو نہ کرسکیں گے؟

مرزا قادیانی! ماسٹر صاحب! میں اپنے قول نمبر ۹ و نمبر ۱۰ میں اس پیشگوئی کو اپنی صداقت کا معیار قرار دے چکا ہوں۔ ایسی پیشگوئیوں کے بارہ میں میرا عقیدہ سنیے!

قول مرزا......۱۶ ''جن پیشگوئیوں کو مخالف کے سامنے دعویٰ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ایک خاص قسم کی روشنی اور ہدایت اپنے اندر رکھتی ہیں اور ملہم لوگ حضرت احدیت سے خاص طور پر توجہ کر کے ان کا زیادہ تر انکشاف کرا لیتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۴ خزائن ج ۳ ص ۳۰۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! محض اپنی تسلی کی خاطر پوچھتا ہوں کہ اس میں آپ کو کوئی غلطی کا امکان تو نہیں تھا؟

مرزا قادیانی! اس پیشگوئی کو میں اپنی نبوت و مسیحیت کے ثبوت میں پیش کر چکا ہوں ایسی پیشگوئی کے سمجھنے میں غلطی کا امکان نہیں کیونکہ

قول مرزا......۱۷ ''غلطی کا احتمال صرف ایسی پیشگوئیوں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ خود اپنی کسی مصلحت کی وجہ سے مبہم اور مجمل رکھنا چاہتا ہے اور مسائل دینیہ سے ان کا کچھ علاقہ نہیں ہوتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! کون سی پیشگوئیوں میں تخلف ہو سکتا ہے یعنی کون سی ایسی پیشگوئیاں ہیں جو بظاہر پوری نہیں ہوتیں۔

قول مرزا......۱۸ ماسٹر صاحب! ''ہم کئی بار لکھ چکے ہیں کہ تخویف اور انذار کی پیشگوئیاں جس قدر ہوتی ہیں جن کے ذریعہ سے ایک بیباک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے۔ ان کی تاریخیں اور میعادیں تقدیر مبرم کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ تقدیر معلق کی طرح ہوتی ہیں اور اگر وہ لوگ نزول عذاب سے پہلے توبہ و استغفار اور رجوع سے کسی قدر اپنی شوخیوں اور چالاکیوں اور تکبروں کی اصلاح کر لیں تو وہ عذاب کسی ایسے وقت پر جا پڑتا ہے کہ جب وہ لوگ اپنی پہلی عادات کی طرف پھر رجوع کر لیں۔ یہی سنت اللہ ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۱۲ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۰)

ابوعبیدہ: جناب یہ پیشگوئی کہ محمدی بیگم آپ کے نکاح میں ضرور آئے گی۔ عذاب کی پیشگوئی تو معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ایک نبی کے نکاح میں آ کر وہ ام المومنین بن جاتی۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا یہ پیش گوئی انذاری ہو سکتی ہے؟

مرزا قادیانی۔ ماسٹر صاحب! یہ تو رحمت کا ایک نشان ہے جیسا کہ میرے ذیل کے قول سے ظاہر ہے۔

قول مرزا......۱۹ ''یہ نکاح تمہارے (محمدی بیگم کے خاندان کے) لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور تم ان برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔'' (تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

قول مرزا......۲۰ ''میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ (احمد بیگ والد محمدی بیگم) کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی

لڑکی کے لیے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی۔''

(خط مرزا قادیانی بنام احمد بیگ والد محمدی بیگم محررہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳)

ابوعبیدہ: محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کے لیے یہ خدائی الہام آپ کو کب ہوا؟ اور کیوں ہوا یعنی اس نکاح کے ہو جانے پر کون سا شرعی فائدہ مرتب ہونا تھا؟

مرزا قادیانی! اس نکاح کی اصلی غرض جو خدا کو اس کے مقدر کرنے میں مدنظر تھی وہ مندرجہ ذیل ہے۔

قول مرزا......۲۱ ''یہ رشتہ محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلائے اگر وہ قبول کریں تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے۔''

(تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۱۳۰، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۲)

قول مرزا......۲۲ ''وہ (محمدی بیگم کے رشتہ دار) اپنی لڑکی کا اس کے کسی غیر حقیقی ماموں سے نکاح کرنا حرام قطعی سمجھتے ہیں...... سو خدا تعالیٰ نے نشان بھی انھیں ایسا دیا۔ جس سے ان کے دین کے ساتھ ہی اصلاح ہو اور بدعت اور خلاف شرع رسم کی بیخ کنی ہو جائے تا آئندہ اس قوم کے لیے ایسے رشتوں کے بارہ میں کچھ تنگی اور حرج ہے۔''

(تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۱۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۱ حاشیہ)

قول مرزا......۲۳ ''مدت سے یہ لوگ (محمدی بیگم کے رشتہ دار) مجھ سے (میرے سچا ہونے کے ثبوت میں) کوئی نشانِ آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لیے دعا بھی کی گئی۔ سو وہ دعا قبول ہوئی۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۷)

قول مرزا......۲۴ ''ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں۔ کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہیں...... پس خدا تعالیٰ نے انھیں کی بھلائی کے لیے انھیں کے تقاضے سے انھیں کی درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہے ظاہر فرمایا ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۱۱۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۶۱)

ابوعبیدہ: جناب عالیٰ! کیا آپ مہربانی کر کے فرمائیں گے کہ آپ کے طلب رشتہ کے جواب میں محمدی بیگم کے رشتہ داروں نے آپ کو کیا کہا۔

مرزا قادیانی! کیا پوچھتے ہو۔ قصہ بڑا لمبا ہے۔ خیر سنیے! نکاح کی درخواست پر

مرزا احمد بیگ۔

قول مرزا......۲۵ ’’تیوری چڑھا کر چلا گیا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۳ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ابوعبیدہ: جناب عالیٰ! اس واقعہ کی تفصیل سے مطلع فرمایئے تاکہ میں کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکوں۔

قول مرزا......۲۶ ’’نام بردہ (مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم) کی ایک ہمشیرہ ہمارے چچا زاد بھائی غلام حسین نامی سے بیاہی گئی۔ غلام حسین عرصہ ۲۵ سال سے...... مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے۔ مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ کے نام سرکاری کاغذات میں درج کروائی گئی تھی...... اب مرزا احمد بیگ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے چاہا کہ وہ زمین جو چار پانچ ہزار روپے کی ہے۔ اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ وہ ہبہ نامہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے لکھا گیا چونکہ وہ ہبہ نامہ بغیر میری رضا مندی کے بے کار تھا۔ اس لیے مکتوب الیہ نے بہ تمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تاکہ ہم راضی ہو کر ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۷)

ابوعبیدہ: جناب تو ایک درویش آدمی ہیں۔ جناب نے بلاحیل و حجت دستخط کر دیے ہوں گے۔

قول مرزا......۲۷ ’’قریب تھا کہ ہم دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ...... جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے...... استخارہ کیا گیا...... اس قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کرو اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط پر کیا جائے گا‘‘ (یعنی اپنی بیٹی محمدی بیگم جس کی عمر ۹ سال ہے میرے نکاح میں دو گے تو میں ہبہ نامہ پر دستخط کروں گا۔ ناقل) (تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۷)

ابوعبیدہ: خوب! جناب نے بڑا غضب کیا۔ مجھے اب سمجھ آئی ہے کہ آپ کے پاس سے وہ تیوری چڑھا کر کیوں چلا گیا؟ آخر وہ بھی تو مغل تھا۔ بیل کو کنوئیں میں خصی کرنے کا مصداق کیوں بنتا۔ واقعی کوئی غیر مند انسان اپنی گوشہ جگر کو کسی قیمت پر بھی فروخت کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔

اچھا تو فرمایئے مرزا احمد بیگ اور ان کے خاندان کی دینداری کے متعلق

جناب کی کیا رائے ہے؟

مرزا قادیانی! ماسٹر صاحب! آپ جانتے ہیں ہم روزانہ نماز میں خدا سے عہد کرتے ہیں۔ ونخلع و نترک من نھجرک. ہم بے دینوں سے دوستی اور مودت کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہیں۔ مرزا احمد بیگ اور ان کے خاندان کے ساتھ ہمارے تعلقات اور عقیدت میرے مندرجہ ذیل مکتوبات سے ظاہر د باہر ہے۔

قول مرزا......۲۸ (۱) ''مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ...... میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کرو۔ تا میرے دل کی محبت اور خلوص ہمدردی جو آپ کی نسبت میرے دل میں ہے۔ آپ پر ظاہر ہو جائے...... میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمتمیں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ (محمدی بیگم کا میرے ساتھ نکاح کر دینے) سے انحراف نہ فرمائیں...... آپ کے سب غم دور ہوں...... اگر میرے اس خط میں کوئی نالائم لفظ ہوتو معاف فرمائیں۔ والسلام۔

(خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۴۔۱۲۵)

۲...... خط مرزا قادیانی بنام مرزا علی شیر بیگ جو محمدی بیگم کے پھوپھا تھے۔

''مشفقی مرزا علی شیر بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح کا فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔''

(راقم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! محمدی بیگم کے بزرگ تو بہت ہی پکے مسلمان نظر آتے ہیں۔ ضروری تھا کہ وہ آپ جیسے بزرگ بلکہ نبی کو محمدی بیگم کا رشتہ بڑی خوشی سے دے دیتے کیونکہ آپ سے بڑھ کر انھیں اور کون خدمت گزار مل سکتا تھا۔ کچھ آپ نے اور بھی لالچ وغیرہ دیا یا صرف ۴۔۵ ہزار روپے کی زمین ہی دے کر محمدی بیگم کا رشتہ لیتے تھے؟

قول مرزا......۲۹ بصورت الہام۔ ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی...... کہ احمد بیگ کو کہہ دے کہ پہلے وہ تمھیں دامادی میں قبول کرے...... (تو ان کو) کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے۔ جس کے تم خواہشمند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمھارے درمیان یہی عہد ہے اگر تم

مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲ خزائن ج ۵ ص ۵۷۲-۵۷۳)

قول مرزا......۳۰ "اے عزیز (احمد بیگ) سنیے! آپ کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات کو لغو سمجھتے ہیں اور میرے کھرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بخدا...... آپ انشاء اللہ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے اور میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ نے میرے خاندان کے خلاف مرضی میری بات کو مان لیا۔ (یعنی محمدی بیگم مجھے دے دی) تو میں اپنی زمین اور باغ میں آپ کو حصہ دوں گا...... اگر آپ نے میرا قول اور میرا بیان مان لیا تو مجھ پر مہربانی اور احسان اور میرے ساتھ نیکی ہوگی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا...... آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی (محمدی بیگم) کو اپنی زمین اور مملوکات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں جو کچھ مانگیں گے آپ کو دوں گا...... آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھیے۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی طرف سے ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۳-۵۷۴ خزائن ج ۵ ص ۵۷۴-۵۷۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

ابوعبیدہ: جناب یہ سلوک تو صرف آپ کی طرف سے محمدی بیگم کے باپ کے ساتھ تھا جسے آپ کا خسر بننا تھا یا محمدی بیگم کے ساتھ تھا۔ جو آپ کی بیوی بننی تھی رشتہ لینے کے لیے تو دیگر متعلقین کی بھی چاپلوسی اور خدمت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً محمدی بیگم کے پھوپھا یا اس کی پھوپھی زاد ہمشیرہ عزت بی بی کے ساتھ کسی اچھے سلوک کا وعدہ کیا ہوتا۔ شاید اس طرح سے یہ لوگ مرزا احمد بیگ کو سمجھا لیتے۔

مرزا قادیانی! ماسٹر صاحب! کیا پوچھتے ہو۔ میرا قول ۲۸ دیکھو۔ محمدی بیگم کی خاطر اس کے پھوپھا کی کتنی چاپلوسی کی ہے۔ پھر میں نے اس شخص کو مندرجہ ذیل عہد استوار بھی لکھا۔

قول مرزا......۳۱ "اگر آپ میرے لیے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے (یعنی محمدی بیگم کا نکاح صوبیدار میجر سلطان محمد آف پٹی سے رکوا کر میرے ساتھ کرا دو گے۔ ناقل) تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد (جو مکتوب الیہ کا داماد تھا۔ ناقل) کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی (عزت بی بی جو محمدی بیگم کی پھوپھی زاد بہن تھی) کی آبادی کے لیے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔"

(خط مرزا قادیانی بنام مرزا علی شیر بیگ از لدھیانہ اقبال گنج مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۶)

ابوعبیدہ: ایسے موقعہ پر آپ کو مناسب تھا کہ محمدی بیگم کی پھوپھی کو خود بھی ایک عاجزانہ خط لکھتے اور عزت بی بی سے بھی خط لکھواتے۔ اس سے اور بھی اچھا اثر پڑتا۔ کچھ قدرے دھمکی بھی دی ہوتی۔ مثلاً کسی کی موت کی پیشگوئی فرما دیتے۔ عزت بی بی کو طلاق اور تباہی کا ڈراوا دیتے۔ یہ باتیں ضعیف الاعتقاد لوگوں کو جلد قابو میں لے آتی ہیں۔

مرزا قادیانی! ماسٹر صاحب! یہ سب کچھ کیا۔ جیسا کہ میرے مندرجہ ذیل مکتوبات سے ظاہر ہے۔ مگر وہ بہت ہی پکے عقیدہ کے آدمی نکلے اور مجھے میرے الہامی دعویٰ میں ہمیشہ جھوٹا ہی سمجھتے رہے۔ سنیے میری دھمکیاں۔

قول مرزا......۳۲ ’’محمدی بیگم کو دھمکی‘‘ ’’اگر (احمد بیگ نے) اس نکاح (محمدی بیگم کو مرزا قادیانی کے ساتھ بیاہ دینے) سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔‘‘

۲......محمدی بیگم کے والد کو دھمکی ’’والد اس دختر کا تین سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔‘‘

۳......محمدی بیگم کے خاوند بننے والے کو دھمکی۔ ’’جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا۔‘‘ (تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۱۸، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸ و آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ابوعبیدہ: جناب! اتنا کافی نہ تھا۔ مناسب تھا کہ جناب اشتہارات اور پرائیویٹ خطوط کے ذریعہ محمدی بیگم کے ہونے والے خاوند صوبیدار میجر سلطان محمد آف پٹی کو خط لکھ کر ڈراتے اور دوسرے لوگوں سے بھی لکھواتے۔

مرزا قادیانی! صاحب کیا پوچھتے ہو۔ اس کو بھی اشتہار بھیجے تھے۔ خط پر خط بھی لکھے تھے مگر

قول مرزا......۳۳ ’’اس نے تخویف (دھمکی۔ ناقل) کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا۔ کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی...... بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزا میں شریک ہوئے۔‘‘
(تبلیغ رسالت ج سوم ص ۱۶۶ حاشیہ دوم، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۵ حاشیہ)

ابوعبیدہ: حضرت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے طمع اور لالچ دینے کی انھوں نے اس واسطے پرواہ نہ کی کہ آپ نے ساری مروت کو محمدی بیگم کے بیاہ سے مشروط قرار دیا اور وہ کوئیں میں خصی ہونے والے بیل بننے سے نفرت کرتے تھے۔ آپ نے غلطی کی۔ آپ ان سے غیر مشروط نیکی کرتے تو آخر وہ آپ کے عزیز تھے۔ ضرور بعد میں

محمدی بیگم آپ کو دے دیتے۔ آخر اسے کہیں نہ کہیں تو دینا ہی تھا۔ آپ کو دینے میں کون سی قباحت تھی۔ باقی رہا دھمکی اور تخویف والی بات کہ اس سے بھی وہ متاثر نہ ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام پر بڑے پکے قائم تھے۔ تقدیر پر ان کا ایمان تھا۔ موت کا اپنے وقت پر آنا ان کے نزدیک ناگزیر تھا۔ وہ آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ خیر فرمائیے کہ خدائی الہام کی رو سے تو آپ کے ساتھ رشتہ ہونا ضروری تھا۔ مگر وہ باوجود آپ کے بلند بانگ دعویٰ کے سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ اب پیشگوئی کیسے پوری ہوگی؟ آپ نے فرمایا تھا کہ آخر کار خدا ہر ایک روک کو دور کر کے محمدی بیگم کو میری طرف واپس لائے گا۔

مرزا قادیانی! ماسٹر صاحب! ذرا وسعت نظر سے کام لیجئے۔ میرا صاف صاف اعلان ہے کہ

قول مرزا.....۳۴ ''وہ جو (محمدی سے) نکاح کرے گا۔ روز نکاح سے ۲/۱۔۲ سال کے عرصہ میں فوت ہو جائے گا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔''

(تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۶۱ مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۱۰۳ حاشیہ)

صاحب! اس صورت میں تو جن لوگوں نے اس کے نکاح اوّل کی سعی کی۔ مثلاً احمد بیگ اور اس کے اقارب آپ کی بیوی۔ آپ کے بیٹے (سلطان احمد، فضل احمد) مستحق شکریہ تھے الٹا آپ نے ان کو عذاب کا مستحق قرار دیا۔ بیوی کو طلاق دے دی۔ (ابوعبیدہ)

قول مرزا.....۳۵ ''وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ (محمدی بیگم) بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہی اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں...... یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا اس کو پھر تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس چونکہ محمدی بیگم ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی۔ یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا۔''

(الحکم قادیانی اخبار ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! یہ باتیں میری سمجھ میں تو آتی نہیں۔ کیا واقعی اس کا بیوہ ہونا پھر آپ کے نکاح میں آنا مقدر تھا؟

مرزا قادیانی صاحب! آپ پہلے بھی میرے بہت سے اقوال اس کے متعلق ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اگر مزید اطمینان چاہیے تو اور لیجئے!

قول مرزا......۳۶ ''خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ احمد بیگ کی دختر کلاں (محمدی) کو ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔''

(تبلیغ رسالت ج اوّل ص ۱۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

قول مرزا......۳۷ ''خدا تعالیٰ ان سب تدارک کے لیے جو اس کام (محمدی کے نکاح با مرزا) کو روک رہے ہیں۔ تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔''

(تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

قول مرزا بصورت الہام......۳۸ (اے مرزا تو ان پوچھنے والوں کو) ''کہہ دے کہ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ (محمدی کے ساتھ میرے نکاح ہونے کی پیشگوئی) سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔'' (تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵)

قول مرزا بصورت الہام......۳۹ اے مرزا ''ہم نے خود اس (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔''

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۸۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۱)

ابوعبیدہ: جناب من! میرا تو خیال ہے کہ یہ پیشگوئی انذاری پیشگوئیوں کی طرح غالباً تقدیر معلق ہوگی۔

مرزا قادیانی: نہیں صاحب! مذکورہ بالا الہامات سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہ انذاری پیشگوئی نہیں ہے۔ الہام کی رو سے تو میرا دعویٰ ہے کہ

قول مرزا......۴۰ ''کہ نفس پیشگوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی میری یہ بات ہرگز نہ ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے...... خدا نے فرمایا ہے کہ میں اس عورت

(محمدی بیگم) کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔" (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۳)

ابوعبیدہ: صاحب یہ تو بڑے پکے وعدے وعید ہیں۔ مگر بہت مدت گزر گئی ہے کہ محمدی بیگم سلطان محمد آف پٹی بیاہ لے گیا۔ اڑھائی سال تو ایک طرف کئی ۲ ۱/۲ سال گزر گئے وہ مرنے میں نہیں آتا۔ شائد آپ کی پیشگوئی سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگ رہی ہو۔ اس محمدی بیگم سے مراد اس کی کوئی لڑکی یا لڑکی در لڑکی ہو اور آپ کی ذات شریفہ سے آپ کا کوئی لڑکا یا لڑکا در لڑکا مراد ہو۔

مرزا قادیانی: واہ ماسٹر صاحب! میرے مذکورہ بالا ۴۰ اقوال کے ہر ہر لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمدی بیگم آخر کار میرے نکاح میں آنا ہے۔ یہ بات آپ کو کیا سوجھی کیونکہ

قول مرزا......۴۱ "اس پیشگوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول کریم ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول کریم ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

ابوعبیدہ: جناب! رسول پاک ﷺ کی اس پیش گوئی سے تو واقعی آپ کی تفریح کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ مرزا محمود احمد جو اس خاص اولاد کا مصداق بن رہا ہے۔ اس دعویٰ میں وہ معہ آپ کی جماعت کے جھوٹ پر ہیں۔ مگر میں حیران ہوں کہ آخر یہ نکاح ہوگا کب؟ سلطان محمد آف پٹی تو مرنے میں نہیں آتا اور محمدی بیگم کے بطن سے غالباً ۱۲ عدد فرزند نرینہ بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ آپ کی عمر بھی غالباً اب ستر سے اوپر ہو چکی ہوگی۔ غالباً مَنْ نُعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ فِی الْخَلْقِ کا مصداق بن چکے ہوں گے۔ آخر یہ امید کب تک؟

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب واقعی انتظار کرتے کرتے تو میں بھی بوڑھا ہو گیا ہوں اور واقعی جب ایک دفعہ

قول مرزا.....۴۲ ’’اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شائد اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت میں قریب الموت مجھے الہام ہوا..... یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے ہے تو کیوں شک کرتا ہے..... تو نومید مت ہو۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۳۹۸ خزائن ج ۳ ص ۳۰۶)

ابوعبیدہ: پھر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ محمدی بیگم نے ضرور آپ کے نکاح میں آنا تھا مگر ادھر جب تک سلطان محمد اس کا خاوند اس کو طلاق نہ دے یا خود فوت نہ ہو جائے محمدی بیگم آپ کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ اب کیا سوچ رہے ہیں؟

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب مجھے الہام ہوا تھا کہ خدا نے فرمایا۔

قول مرزا بصورت الہام.....۴۳ ’’زَوَّجْنَا کَهَا یعنی ہم نے خود (خدا نے) خود اس (محمدی) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۸۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۱)

ابوعبیدہ: اچھا صاحب! نکاح کے بارہ میں پھر بحث کریں گے۔ آیئے دیکھیں اس نکاح کی پیشگوئی کی لپیٹ میں کون کون معصوم آدمی مارے گئے۔ کہتے ہیں کہ مطابق مثل ’’ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ‘‘ یا موافق مثل ’’کرے ڈاڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔‘‘ اور بہت سے بیگناہ اس سلسلہ میں تباہ و برباد ہو گئے۔ مثلاً سنا ہے کہ آپ نے اسی پیشگوئی کے سلسلہ میں اپنی ایک پاکباز بیوی کو طلاق دے دی اور دو لائق و شریف لڑکوں کو عاق کر دیا اور عزت بی بی (محمدی بیگم کی پھوپھی زادہ بہن) کو طلاق دلوا دی۔ کیا یہ سب باتیں صحیح ہیں؟

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب سنیئے! اس سلسلہ میں جو کچھ میں نے کیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔ باقی سب غلط۔

قول مرزا.....۴۴ ’’میرا بیٹا سلطان احمد نام جو لاہور میں نائب تحصیلدار ہے..... وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی (محمدی بیگم) کا کسی سے نکاح کر دیا

جائے......" چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جاؤ مگر انھوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا...... لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے...... اور جس شخص کو انھوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے۔ اس کو رد نہ کر دیا (اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود پیشگوئی کے پورا ہونے کی مخالفت کر رہے تھے۔ پیشگوئی میں تو محمدی کا بیوہ ہونا ضروری تھا اور بیوہ ہو کر آپ کے نکاح میں آنے کے واسطے نکاح اوّل ضروری تھا۔ (دیکھو قول مرزا نمبر ۴۶) مجھے اس معمہ کی سمجھ نہیں آئی۔ ابوعبیدہ) بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد (میرا بیٹا) عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو (محمدی بیگم کے) نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں ہوگا...... اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام...... اور ایک دیوّث کا کام ہے۔ مومن دیوّث نہیں ہوتا۔" (تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۱۱۔۹ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۱۹ تا ۲۲۱)

ابوعبیدہ: جناب والا محمدی بیگم کے نکاح سے پہلے آپ کے نکاح میں کتنی بیویاں تھیں؟

<u>قول مرزا......۴۵</u> "میری کل تین بیویاں بیاہ ہوئی تھی۔ جن کے متعلق میرے الہامات ذیل شاہد عدل ہیں۔ "یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة. یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے ہیں۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ (اس بیوی کو باوجود مبشرہ بالجنة ہونے کے مرزا قادیانی نے بعد میں محمدی بیگم کے نکاح کی زد میں لا کر طلاق دے دی تھی۔ ناقل) پھر دوسری زوجہ کے وقت میں (خدا نے میرا نام) مریم رکھا...... اور تیسری زوجہ (محمدی بیگم ہے۔ ناقل) جس کا انتظار ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی آپ کے اس الہام کی رو سے تو پہلی بیوی قطعاً دین دار

اور جنتی معلوم ہوتی ہے۔ مگر آپ نے اس الہام الٰہی کے خلاف اس کو دشمن دین سمجھ کر طلاق دے دی۔ میں اس معمہ کو حل نہیں کر سکا۔ جمع بین النقیضین معلوم ہوتی ہے۔

آمدم برسرِ مطلب۔ میرا خیال ہے کہ شاید آپ کو محمدی بیگم کی پیشگوئی میں غلطی لگ رہی ہے۔ جب خدا نے اس کا نکاح سلطان محمد کے ساتھ کر دیا تو اب آپ کیا امید رکھتے ہیں؟

مرزا قادیانی: صاحب! مجھے بھی الہام در الہام کے ذریعہ خدا نے بتایا ہے کہ وہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ دیکھو میرا الہام ذیل اور اس کی بحث۔

قول مرزا......۴۶ ''(الہام) بِکْرٌ وَثَیِّبٌ یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر (کنواری) سے شادی ہوگی اور پھر بعدہٗ ایک بیوہ سے۔ میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں۔'' (اس بیوہ سے مراد محمدی بیگم کے سوا اور کون ہو سکتی ہے۔ ناقل) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۸)

ابوعبیدہ: جناب! کہتے ہیں کہ ایسے مشکل کاموں میں متعلقین کو انعام و اکرام دینے سے بہت دفعہ کام نکل جاتا ہے۔ آپ نے اگر محمدی بیگم کے ماموں مرزا امام الدین صاحب کو کچھ انعام دیا ہوتا تو وہ ضرور آپ کا کام کرا دیتا کیونکہ وہ بہت بارسوخ آدمی تھا۔ (مرزا امام دین۔ مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی تھا)

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! اس کا جواب میرے مرید میاں عبداللہ سنوری اور میرے صاحب زادے مرزا بشیر احمد کی زبانی سنیے!

قول میاں عبداللہ سنوری ''ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ابھی زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں...... حضرت صاحب سے کچھ انعام کا خواہاں بھی تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لیے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۹۳۔۱۹۲ روایت نمبر ۱۷۹)

قول مرزا بشیر احمد ولد مرزا قادیانی ''یہ شخص (مرزا امام الدین ماموں محمدی بیگم) اس معاملہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب سے صرف کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا کیونکہ بعد میں یہی شخص اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ بیاہے جانے

کا موجب ہوئے۔ (صاحب! اس طرح تو وہ پیشگوئی کو پورا کر رہا تھا۔ یعنی اس کی بیوگی کا سامان مہیا کر رہا تھا۔ محمدی کا پہلے کہیں نکاح ہوتا تو وہ بیوہ ہو کر آپ کے والد کے نکاح میں آتی نا۔ پس وہ تو اچھا کر رہا تھا۔ نہ کہ بدنیت کہلانے کا مستحق تھا۔ ابوعبیدہ) مگر مجھے والدہ صاحبہ سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نے بھی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض حکیمانہ احتیاطیں (باجود کوشش کے ہمیں وہ احتیاطیں معلوم نہیں ہو سکیں۔ افسوس۔ ابوعبیدہ) ملحوظ رکھی ہوئی تھیں۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۱۹۳۔۱۹۲ روایت نمبر ۱۷۹)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ نے غلطی کی۔ ایسے موقعہ پر جب کہ عزت اور بیعزتی بلکہ صداقت اور بطالت کا سوال درپیش ہو۔ آپ نے بے جا کنجوسی کی۔ روپے کو ایسے موقعہ پر پانی کی طرح بہا دینا چاہیے تھا۔ غالباً آپ کی بے جا کفایت شعاری نے کام خراب کر دیا تھا۔ چونکہ آپ نے ابھی تک دامن امید کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا کیا آپ نے ۱۹۰۱ء میں اس عورت کے متعلق عدالت میں کوئی حلفی بیان دیا تھا؟

مرزا قادیانی: ہاں صاحب! مندرجہ ذیل بیان میں نے عدالت میں حلفی دیا تھا اور ہمارے اخبار الحکم قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء میں شائع بھی ہو گیا تھا۔

قول مرزا......۴۷ ''یہ سچ ہے کہ محمدی بیگم میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے اور وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ (پھر آپ نے پیشگوئی کے اس جزو کی مخالفت کیوں کی یعنی سلطان محمد کے ساتھ نکاح کرانے والوں کو عذاب کا مستحق قرار دیا۔ بیوی کو چھوڑ دیا۔ بیٹا عاق کر دیا۔ ابوعبیدہ)...... عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔'' (یہ تو ٹل گئیں۔ آپ کے نکاح کو خدا نے فسخ کر دیا۔ دیکھو قول نمبر ۵۵ ابوعبیدہ) (منظور الٰہی ص ۲۴۵)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی اس پیشگوئی کی عظمت تو اسی سے ظاہر ہے کہ یہ تقدیر مبرم ہے تاہم اس کے متعلق آپ نے کوئی دعا کی ہو تو وہ بھی فرما دیجئے!

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! یہ دعا ضرور کرتا رہا ہوں۔

قول مرزا......۴۸ ''میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم! اگر...... احمد بیگ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا تیری طرف سے ہے تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے

اور اگر اے خداوند ایسی پیش گوئی تیری طرف سے نہیں ہے تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں۔ جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۸۶، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۱۶)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! آپ تو بڑے مخلص معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا سلطان محمد آف پٹی نے آپ کی موجودگی میں ضرور ہلاک ہو جانا تھا اور اس طرح آپ کے نکاح کے لیے محمدی بیگم کو بیوہ کر دینا تھا مگر میرا خیال ہے کہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں اور وہ ابھی تک دندناتا پھرتا ہے۔ اس کا آپ سے پہلے مرنا طبعاً قرین قیاس نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے اور اگر وہ آپ سے پہلے نہ مرا تو پھر تو کوئی جواب اور تاویل نہ چل سکے گی۔

مرزا قادیانی! واقعی ٹھیک ہے۔ سنیے!

قول مرزا......۴۹ ''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی (موت کی) تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی۔ (یعنی سلطان محمد میری زندگی میں فوت نہیں ہوگا اور محمدی بیگم میرے نکاح میں نہیں آئے گی۔ ناقل) اور میری موت آ جائے گی۔'' (انجام آتھم ص ۳۱ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱ حاشیہ)

قول مرزا......۵۰ ''یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی (یعنی مرزا سلطان محمد آف پٹی نہ مرا اور میرے لیے محمدی کو بیوہ نہ کر گیا۔ ناقل) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

ابوعبیدہ: جناب عالی! آپ کی پیشگوئی کے مطابق احمد بیگ کے داماد صوبیدار میجر سلطان محمد آف پٹی نے ۱۸۹۵ء میں فوت ہو جانا تھا مگر وقت مقررہ پر کیوں نہیں مرا؟

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! مرزا سلطان محمد آف پٹی کی پیشگوئی تو انذاری تھی۔

قول مرزا......۵۱ ''وہ اپنے خسر کی موت کے بعد بہت ڈر گیا کہ قریب تھا کہ وہ اس حادثہ کے معلوم ہونے پر مر جاتا اور اس کو اپنی جان کا فکر لگ گیا اور محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہو جانے کو وہ ایک آسمانی آفت (اس آفت کے دور کرنے کا آسان علاج تھا۔ محمدی بیگم کو طلاق دے کر آپ کے حوالے کر دیتا اور عیش کرتا رہتا۔ ٹھیک ہے نا

صاحب! ابوعبیدہ) سمجھنے لگ گیا۔" (انجام آتھم ص ۲۲۱۔۲۲۰ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

اس واسطے اس کی موت میں تاخیر واقع ہوگئی۔

ابوعبیدہ: جناب کی پیشگوئی بابت موت سلطان محمد خاوند محمدی بیگم واقعی انذاری تھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرے گا۔ وہ اڑھائی سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ ٹھیک ہے نا مرزا قادیانی! کیونکہ آپ نے اپنے قول نمبر ۳۲ میں یہی فرمایا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ محمدی بیگم کا خاوند پیشگوئی کی زد میں صرف محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کر لینے کی وجہ سے آیا تھا ورنہ نکاح پہلے تو آپ کو سلطان محمد آف پٹی سے غالباً کوئی جان پہچان بھی نہ تھی۔ سلطان محمد کا جرم صرف یہی تھا کہ اس نے ایک ایسی لڑکی سے نکاح کر لیا۔ جس کے ساتھ خدا نے آپ کا نکاح آسمان پر باندھا ہوا تھا اور آپ کے قول کے مطابق چونکہ محمدی بیگم کا آپ کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم تھا۔ اس واسطے اس کے خاوند کا مرنا بھی تقدیر مبرم ہونا چاہیے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

مرزا قادیانی! ہاں صاحب بالکل ٹھیک ہے۔ میرے مذکورہ بالا اقوال اس پر شاہد عادل کا حکم رکھتے ہیں۔

ابوعبیدہ: صاحب! میری عرض یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت میں تاخیر از روئے پیشگوئی ہو نہیں سکتی تھی۔ اس کا جرم تھا۔ آپ کی آسمانی بیوی کے ساتھ نکاح کر لینا۔ اس کی سزا موت کی صورت میں مقدر ہو چکی تھی۔ سلیس اردو میں یوں سمجھیں کہ اگر سلطان محمد سے محمدی کے ساتھ نکاح کرنے کا جرم سرزد ہوا۔ تو وہ ۲؍۱۔۲ سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ اس نے موت کی پرواہ نہ کی اور نکاح کر لیا۔ اب پیشگوئی کے مطابق اسے ضرور ۲؍۱۔۲ سال کے اندر مرنا چاہیے تھا۔

مرزا قادیانی! (خاموش ہو گئے)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی مدت کے سوال کو جانے دیجئے اور سلطان محمد کا اپنی موت سے بے پرواہ ہو کر محمدی کے ساتھ نکاح کر لینا بھی تسلیم سہی۔ ہم آپ کا یہ عذر بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ سلطان محمد بعد میں موت سے ڈر گیا۔ لہٰذا نہ مرا۔ اب اگر وہ ساری عمر موت سے ڈرتا رہا۔ تو پھر تو آپ کے اصول سے ہمیشہ موت کا شکار ہونے سے بچتا رہے گا اور اس طرح انذاری پیشگوئی کی اس خاصیت سے وہ فائدہ اٹھاتا رہا۔ تاآنکہ جناب اس دنیا سے تشریف لے جائیں۔ اس صورت میں محمدی بیگم کا نکاح جناب سے کیسے ہو سکے گا؟ میرے خیال میں آپ میری اس دلیل کو اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب سلطان محمد آف پٹی میری زندگی میں نہیں مرے گا۔ ذرا میرے الہامات سابقہ کا پھر مطالعہ کیجئے۔ بالخصوص فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ. اگر سلطان محمد میری زندگی میں نہ مرے تو الہام میں یَرُدُّھَا کے الفاظ بالکل بے معنی ٹھہرتے ہیں۔ باقی رہا سلطان محمد کا ہمیشہ ڈر ڈر کر جان بچاتے رہنا۔ سو یہ ناممکن ہے۔ سنیئے!

قول مرزا......۵۲ ''تحقیق میرے رشتہ دار بالخصوص سلطان محمد وغیرہ۔ دوبارہ فساد کریں گے اور خبث و عناد میں ترقی کریں گے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ اس مقدر امر کو نازل کرے گا۔ کوئی آدمی اس کی قضا کو رد نہیں کر سکتا...... اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ پھر پہلی عادتوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور ان کے دل سخت ہو گئے ہیں...... اور خوف کے دنوں کو پھر بھلا دیا ہے اور ظلم اور تکذیب کی طرف پھر عود کر رہے ہیں۔ پس عنقریب خدا کا امر ان پر نازل ہو کر رہے گا۔'' (انجام آتھم ص ۲۲۴۔۲۲۳ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

قول مرزا......۵۳ ''میں نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ بس اسی جگہ سارا معاملہ ختم ہو جائے گا۔ (یعنی سلطان محمد کے ڈرنے اور پھر موت سے بچ جانے پر ہی معاملہ ختم نہیں ہو جاتا۔ ناقل) اور بس یہی نتیجہ تھا جو ظاہر ہو گیا اور محمدی بیگم اور اس کے خاوند کی پیشگوئی بس اس پر ختم ہوگئی بلکہ اصلی پیشگوئی اپنے حال پر قائم ہے اور کوئی آدمی کسی حیلہ یا مکر سے اسے روک نہیں سکتا اور یہ پیشگوئی خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اور عنقریب وہ وقت آئے گا۔ مجھے قسم ہے خدا کی کہ محمدی بیگم کے خاوند کے مرنے اور اس کے بعد محمدی بیگم کے میرے نکاح میں آنے کی پیشگوئی سچی ہے۔ پس عنقریب تم دیکھ لو گے۔ میں اس پیشگوئی کو اپنے سچا یا جھوٹا ہونے کے لیے معیار قرار دیتا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا الہام اور وحی سے معلوم کر کے کہا ہے۔''

(انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! ماشاء اللہ آپ کو تو اپنے الہام اور وحی پر پورا پورا اعتماد بلکہ ایمان ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ واقعات کی رد سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی کیسا اچھا ہوتا۔ اگر محمدی بیگم کی پیشگوئی اس بیچاری کو بیوہ کر کے آپ کے نکاح میں لانے کی بجائے کنواری حالت میں ہی آپ کے ساتھ نکاح ہو جانے تک محدود رہتی۔ نہ سلطان محمد درمیان میں آتا نہ اس کی موت کا سوال پیدا ہوتا۔

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! میرا خدا بڑا قادر مطلق اور حکیم ہے۔ سنیئے اصل حقیقت۔

قول مرزا......۵۴ ''خدا تعالیٰ نے لفظ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ میں احمد بیگ کی بیٹی کو تمام رکاوٹیں دور کر کے واپس لاؤں گا اصل مقصود ہی پیشگوئی کا محمدی بیگم کے خاوند کو ہلاک کرنا ہے اور باقی رہا محمدی بیگم کا اس قدر زبردست رکاوٹ کو دور کر کے میرے نکاح میں لانا۔ یہ پیشگوئی کی عظمت کو بڑھانے کے واسطے ہے۔''
(انجام آتھم ص ۱۷۔۲۱۶ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

ابوعبیدہ: جناب والا۔ اب ۱۹۰۷ء میں تو جناب کی عمر حسب الہام ثمانین حولاً اور قریبًا من ذالک کم و بیش ۸۰۔۸۵ سال ہونے والی ہوگی۔ سنا ہے کہ وہ لڑکی (محمدی بیگم) اس وقت تک ایک درجن تک اولاد نرینہ بھی پیدا کر چکی ہے۔ اس کے خاوند کا یہ حال ہے کہ اس کی صحت ابھی تک بہت ہی عمدہ ہے۔ بظاہر تو مرتا نظر نہیں آتا۔ ابھی پورے زور پر ہے اور ادھر آپ کا یہ حال ہے کہ عمر ۸۰۔۸۵ کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ ذیابیطس، دورانِ سر، بدہضمی اور مراق وغیرہ امراض نے جسم کو ویسے بے حد کمزور کر دیا ہے۔ اب یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوگی۔ آپ کی پیشگوئی کی رو سے تو وہ عظیم الشان لڑکا جس کی شان آپ نے ازالہ اوہام میں یہ لکھی ہے۔ ''كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. یعنی گویا کہ خود خدا ہی آسمان سے نازل ہو گیا۔ نیز جو آپ کی مسیحیت کی نشانی بننے والا تھا۔ آپ کے قول کے مطابق محمدی کے بطن سے پیدا ہونا تھا پیشگوئی کے اس حصہ کا کیا جواب ہوگا؟ اب تو حالت یاس تک پہنچ چکی ہے۔ قصہ ختم کرنا چاہیے۔ شائد آسمان پر محمدی کے ساتھ آپ کا نکاح پڑھا جانا قوت متخیلہ کا نتیجہ ہو۔ آپ نے اجتہاد سے تخیل کا نام الہام رکھ لیا ہو۔ اس میں آپ معذور بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ اجتہادی غلطی تو آپ سے ہو سکتی ہے۔

قول مرزا......۵۵ ''یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لیے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ اَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ تُوْبِىْ تُوْبِىْ اِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰى عَقِبِكِ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

ابوعبیدہ: خوب! آپ کے ان چند فقرات نے تو آپ کے دعویٰ کی حقیقت الم

تشرح کر دی۔ ۱۸۸۶ء سے شروع کر کے ۱۹۰۷ء تک برابر ۲۰ سال آپ نہ صرف محمدی بیگم کے نکاح کی امید ہی میں بیٹھے رہے بلکہ اسے تقدیر مبرم قرار دیتے رہے۔ آپ کے بیسیوں اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ محمدی بیگم کے خاوند کا نہ مرنا گویا آپ کے جھوٹا ہونے پر مہر ہوگی۔ پھر محمدی کا آپ کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم تھا۔ جوٹل نہیں سکتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سب دعاوی معہ اس پیشگوئی کے غلط ہیں۔

مرزا قادیانی۔ (سر جھکائے ہوئے) ''ماسٹر صاحب! ہماری جماعت میں سب سے بڑے فلسفی و منطقی حکیم نورالدین صاحب ہی ہیں۔ شائد وہ کچھ اس معمہ کے حل کرنے میں ہماری مدد کر سکیں۔'' کیوں مولوی جی!

حکیم نورالدین قادیانی: ''ماسٹر صاحب! ہمارے حضرت صاحب کا ایک نکتہ کی طرف خیال نہیں گیا۔ ورنہ آپ کے تمام اعتراضات کا جواب صرف ایک فقرہ میں ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

قول حکیم نور الدین قادیانی ''جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی..... اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔ میں نے بار بار عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی (محمدی بیگم) نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پس اگر محمدی حضرت کے نکاح میں نہ آئی تو پرواہ نہیں۔ اس کی لڑکی یا لڑکی درلڑکی اگر حضرت کے لڑکے یا لڑکے درلڑکے کے نکاح میں آ گئی تو بھی پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔'' (ریویو آف ریلجنز ج ۷ش ۷ص ۲۹ جولائی ۱۹۰۸ء)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! واقعی آپ کے صحابی حضرت مولوی نور الدین قادیانی ایسے منطقی عالم ہیں کہ اپنے علم اور منطق کے زور سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو آدمی ثابت کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی منطق ہمارے سامنے نہیں چل سکتی۔ خیال کریں کہ آپ کے کم وبیش ۵۰ اقوال سے ثابت ہو رہا ہے کہ محمدی بیگم ہی آنجناب کی بیوی بنیں گی اور پھر آپ کے ہاں وہ لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے متعلق آپ کی پیشگوئی موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی نورالدین قادیانی آپ کی پیشگوئی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

مرزا قادیانی! اچھا۔ دیکھیں مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی وکیل ہیں۔ شائد کوئی حیلہ اور تاویل کر کے آپ کی تشفی کر سکیں۔'' کیوں مولانا؟

مولوی محمد علی مرزائی لاہوری ماسٹر صاحب! ''یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نکاح نہیں ہوا..... مگر میں کہتا ہوں کہ ایک بات کو لیکر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔ جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیشگوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیشگوئیوں کو چھوڑ دینا..... یہ طریق انصاف نہیں۔'' (اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

ابوعبیدہ: مرزا قادیانی! میں تو مولانا محمد علی قادیانی کے جواب پر کچھ کہنا نہیں چاہتا کیا آپ کچھ فرمائیں گے؟

مرزا قادیانی: ماسٹر صاحب! میں تو کہہ چکا ہوں۔ ''میں اس پیشگوئی کو اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں۔'' پس مولانا محمد علی صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ بامر مجبوری کہہ رہے ہیں۔ اور غلبہ محبت میں کہہ رہے ہیں۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ابوعبیدہ: اچھا جناب عالی! چند اور معروضات بیان کر کے رخصت ہوتا ہوں۔ چند ایک سوالات میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ میں بیان کرتا ہوں۔ آپ غور کیجئے اور اگر کوئی جواب ممکن ہو تو بیان کر کے ممنون فرمائیے۔

سوال......۱ آپ نے قول نمبر دد میں فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کے ساتھ ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کر دی گئی تھی۔ جہاں تک میں نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے پیشگوئی کے اشتہارات میں کہیں اس فقرہ کو محمدی بیگم کے ساتھ نکاح والی پیشگوئی کے لیے شرط قرار نہیں دیا۔ اگر ایسا ہے تو براہ کرم پیشگوئی کے ساتھ اس کا بطور شرط شائع ہونا ثابت کریں ہم آپ کے بہت ہی ممنون ہوں گے کیونکہ آپ ہمارے علم میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔

سوال......۲ ''تُوبِی تُوبِی توبہ کر اے عورت! توبہ کر اے عورت! اِنّ البَلاءَ علیٰ عقبک بے شک بلا تیرے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ ای علی بِنتِک وبِنتِ بِنتِک یعنی بلا تیری بیٹی (احمد بیگ کی بیوی) اور تیری بیٹی کی بیٹی (محمدی بیگم) کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۱۴) آپ فرماتے ہیں کہ یہ شرط تھی جو اسی وقت شائع کر دی گئی تھی۔ اگر یہ شرط موجود تھی تو پیشگوئی مشروط ہوئی۔ اگر پیشگوئی مشروط تھی تو آپ نے اپنے مذکورہ بالا بیسیوں اقوال میں کیوں اس پیشگوئی کو تقدیر مبرم قرار دیا۔ کیا یہ محض دھوکا اور جھوٹ ثابت نہیں ہوتا؟

سوال......۳ اگر مان لیا جائے کہ انھوں نے توبہ کی اور عذاب میں تاخیر ہوگئی مگر خود آپ قول نمبر ۵۲ میں اعلان کر رہے ہیں کہ وہ پھر توبہ توڑ چکے ہیں اور عنقریب عذاب کا شکار ہوں گے۔ پس جب وہ توبہ توڑ چکے ہیں تو پیش گوئی کا پورا ہونا ضروری تھا۔ اب تو یہ عذر بھی نہ رہا کہ وہ توبہ کر رہے ہیں۔

سوال......۴ ان کا گناہ تو محمدی بیگم کا آپ سے چھین لینا تھا۔ جب انھوں نے محمدی بیگم کو آپ کے نکاح میں نہ دیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ پس جب توبہ ہی ثابت نہیں تو عذاب کیوں نہ آیا؟

سوال......۵ شرط تُوْبِیْ تُوْبِیْ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرتے تو پھر محمدی بیگم ضرور آپ کے نکاح میں آ جاتی۔ چونکہ انھوں نے توبہ کر لی۔ اس واسطے ان کی توبہ کی وجہ سے محمدی بیگم آپ کے نکاح میں آنے سے بچ گئی۔ پس صاف ثابت ہوا کہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں ان پر بلا نازل ہو جاتی۔ گویا محمدی بیگم کا آپ کے نکاح میں آنا محمدی بیگم کے لیے ایک ذلت والا عذاب تھا جو ان کی توبہ سے ٹل گیا۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ''نبی'' کے نکاح میں آنا تو رحمت ہوتا ہے۔ عذاب کیوں کر ہو گیا۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ ان کی توبہ اس طرح تھی کہ وہ محمدی آپ کو دے دیتے۔ پھر وہ عذاب سے بچ جاتے۔ مگر آپ اس کے خلاف نادانستہ طور پر خود اپنی توہین کر رہے ہیں کہ ان کی توبہ سے محمدی آپ سے بچ گئی۔ اگر یہ صحیح ہے تو واقعی پھر محمدی اور اس کے اقارب قابل تبریک ہیں کہ وہ آپ کے نکاح میں آنے کے عذاب سے بچ گئی۔

سوال......۶ آپ اپنے قول نمبر ۲۰ میں فرما رہے ہیں کہ یہ نکاح محمدی بیگم اور اس کے اقارب کے لیے ایک رحمت کا نشان ہوگا مگر قول نمبر ۵۵ میں محمدی بیگم کا آپ سے بچ نکلنا باعث رحمت قرار دیا جا رہا ہے جس کی وجہ ان کی توبہ تھی۔ پس آپ کا کون سا قول سچا سمجھا جائے۔

سوال......۷ آپ نے تسلیم کیا ہے کہ خود خدا نے آپ کا نکاح آسمان پر محمدی بیگم کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ یہ بھی آپ تسلیم کرتے ہیں کہ پھر سلطان محمد نے اس کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا سلطان محمد کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ جائز تھا یا ناجائز؟ ہمارے خیال میں آسمانی نکاح زمینی نکاح سے زیادہ مضبوط اور پکا ہونا چاہیے۔

پس سوال یہ ہے کہ باوجود محمدی بیگم کے سلطان محمد کے ساتھ آباد ہونے کے وہ آپ کی منکوحہ بھی تھی یا نہ۔ اگر منکوحہ تھی تو آپ نے اس کا بازو لینے کی کوئی قانونی چارہ جوئی کیوں نہ کی؟

سوال......۸ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" فسخ ہونا اور تاخیر میں پڑ جانا دو متضاد چیزیں ایک واقعہ پر کس طرح منطبق ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ نکاح فسخ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب پہلے نکاح ہو بھی چکا ہو پس اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نکاح ہو چکا تھا۔ تاخیر میں پڑ گیا سے ظاہر ہوتا ہے کہ نکاح ابھی ہونا تھا ملتوی ہو گیا یعنی نکاح ابھی ہوا ہی نہیں تھا۔ پس یہ تو بتلایئے کہ کون سا پہلو سچا ہے؟

سوال......۹ جب آپ کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سلطان محمد نے جبراً نکاح پر نکاح پڑھا لیا۔ باوجود اپنی منکوحہ ہونے کے آپ محمدی بیگم کی بیوگی کا انتظار کیوں کرتے رہے؟ وہ تو آپ کی بیوی بن چکی تھی۔ دیکھئے۔ رسول کریم ﷺ کا نکاح بھی حضرت زینبؓ کے ساتھ خدا نے انہیں الفاظ سے پڑھایا تھا۔ جن الفاظ کو آپ خدا کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ یعنی زَوَّجنا کھا وہ تو فوراً زمین پر وقوع پذیر ہو گیا۔ مگر محمدی کے ساتھ اسی قسم کا نکاح آپ کے ساتھ بیس سال تک رہا اور آپ اس سے استفادہ نہ کر سکے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

سوال......۱۰ اگر فرض کر لیا جائے کہ نکاح فسخ ہو گیا تو اس کی وجہ جو آپ نے بیان فرمائی ہے وہ تو جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ بالکل عقل و نقل کے خلاف ہے۔ ہاں فسخ نکاح کی اور بھی کئی صورتیں ہیں۔ غور کیجئے! شائد ان میں سے کوئی وجہ واقع ہو گئی ہو اور جناب کو اس کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگ گئی ہو۔

وجہ اوّل...... نان و نفقہ نہ دینے سے نکاح فسخ کرایا جا سکتا ہے۔
وجہ دوم...... مرد کو کوئی متعدی خبیث بیماری لگی ہو تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔
وجہ سوم...... اگر خاوند نامرد ہو جائے تو عورت غالباً نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔
وجہ چہارم...... مرد اگر مرتد ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ مہربانی کر کے فرمائیں گے کہ ان وجوہات میں سے تو کوئی وجہ نہیں ہے؟ تلک عشرة كاملة.

ــ